

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

(09)

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد دوشہرہ ----- (ادارہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم و فیوضہم کا نام نامی اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ فضلاء حقانیہ میں آپ کی شخصیت اظہر من الشمس ہیں۔ آپ کے اوصاف و کمالات، علمیت و قابلیت، تقویٰ و للہیت، علمی رسوخ و بصیرت، دین و ذوق و شوق مطالعہ، اثابت الی اللہ و رقت قلبی، اجار سنت و تعلق مع اللہ، عاجزی و انکساری، زہد و استغناء، دینی مدارس و معابد اور طالبان و مجاہدین کی سرپرستی غرض کس کس پہلو سے پردہ اٹھایا جائے۔ ہر ایک وصف پر لکھا جائے تو سینکڑوں صفحات سیاہ ہو جائیں گے۔ مگر احقر کو تو صرف تصنیفی و تالیفی خدمات اور مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے تعلق کے متعلق لکھنا ہے اور اس کے لئے بھی حیران و پریشان کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں؟؟.....

سوچتا ہوں کہ تیرے حسن کی توہین نہ ہو

کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال

ولادت باسعادت:

آپ ۱۱ شعبان ۱۳۳۹ھ/۱۹۳۰ء میں مولانا قدرت شاہ بن مولانا عنبر شاہ بن مولانا میر دلس شاہ کے ہاں

اکوڑہ خشک میں پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر: آپ کے اجداد، www.rasailojaraid.com جوڑے و پشت گم آئے۔

اجداد میں حضرت مولانا میر دلس شاہ رحمہ اللہ بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں، کنز الدقائق کے حافظ تھے، آپ نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے رفقاء کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا۔ غرض آپ کے خاندانی اکابر اعلیٰ کلمۃ اللہ اور احیائے سنت میں مصروف رہتے تھے اور اب حضرت شیخ مدظلہ اپنے آبائی واجدادی ورثے کے وارث و امین ہیں۔

ابتدائی تعلیم :

آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد مولانا قدرت شاہ کے ہاں ہوئی۔ قلم فارسی کی چند کتابیں حضرت مولانا عبد الرحیم سے پڑھیں۔ صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمن فاضل دیوبند سے پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم :

شیخ الجامعہ حضرت مولانا بادشاہ گلؒ سے کافیہ مع ترکیب بدیع المیزان اور میثی کے کچھ اسباق پڑھے۔ اور دوبارہ کافیہ تحریر سبٹ اور میثی محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے اس وقت پڑھیں جب آپ شعبان ۱۳۶۶ھ میں دارالعلوم دیوبند سے تعطیلات گزارنے گاؤں تشریف لائے تھے۔ اسی دوران حضرت شیخ مدظلہ اور مولانا قاضی انوار الدین مدظلہ سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ و قاضی علاقہ خٹک نے حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ جانے کا ارادہ ظاہر کیا جسے حضرت شیخ الحدیث نے قبول فرمایا، مگر اللہ کا کرنا تھا کہ اسی رمضان میں پاکستان آ زاد ہوا، اور فسادات شروع ہوئے۔ آمدورفت کے راستے مسدود ہو گئے تو حضرت شیخ الحدیث کے پاس بعض طلبہ آئے جو دیوبند جانا چاہتے تھے مگر فسادات کی وجہ سے نہ جاسکے۔ انہوں نے حضرت شیخ الحدیث سے دورہ حدیث پڑھانے کی فرمائش کی۔ جسے حضرت شیخ الحدیث نے قبول فرمایا۔ یوں حضرت شیخ مدظلہ بھی دارالعلوم حقانیہ ہی میں حضرت شیخ الحدیث کے زیر سرپرستی پڑھتے رہے۔ گویا آپ مدظلہ دارالعلوم حقانیہ کے اولین طلباء میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبد الغفور سواتی اور صدر المدرسین مولانا عبدالحلیم زروہوی اور دیگر اساتذہ سے بھی مختلف علوم و فنون میں استفادہ کیا۔

سن فراغت :

۱۳۷۳ھ میں محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے دورہ حدیث پڑھا۔ دورہ حدیث کے امتحان میں اوّل رہے۔ دارالعلوم حقانیہ سے فراغت کے تقریباً تین ماہ آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور کے اساتذہ شیخ الشفیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور حضرت مولانا مفتی محمد حسن بانی و مہتمم جامعہ اشرفیہ سے خوب استفادہ کیا۔

درس و تدریس : چونکہ آپ مدظلہ کو طالب علمی ہی سے حضرت شیخ الحدیث کی شفقت و محبت اصلاح و تربیت اور

تلمذ کرم حاصل تھی، تو فراغت کے بعد ۱۱ شوال ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۳ اپریل ۱۹۵۴ء اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ میں

تقرری ہوئی۔ ابتدائی کتابیں بار بار پڑھائیں اور چند سالوں کے بعد مشکوٰۃ شریف ج ۱، موطائین، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، شمائل ترمذی اور شرح نخبہ الفکر آپ کے زیر درس رہیں۔

مسند درس پر بیٹھ کر پھر استاد کے سامنے گھٹنے ٹیکنا بہت دل گردے کی بات ہے۔ مگر حضرت شیخ مدظلہ اب تک خود کو طالب علم سمجھ رہے ہیں۔ دورانِ درس بھی آپ نے ۸۷-۱۳۷۸ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ترجمہ و تفسیر پڑھی۔ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی آپ کے رفیق درس تھے۔ پھر ۱۳۸۲ھ میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخوشتیؒ سے تفسیر میں استفادہ کیا اور سند حاصل کی۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ سے بھی ترجمہ و تفسیر پڑھی۔ ردّ قادیانیت و عیسائیت اور فن مناظرہ کے اسباق مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ ۲۰ سال درس و تدریس کے بعد محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے مشورہ سے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ۱۳۹۳ھ کو داخلہ لیا اور وہاں پندرہ برس تک مختلف شعبہ جات میں استفادہ کرتے رہے۔ یہاں تک ماحستر اور دکتورا کی ڈگریاں نمایاں نمبرات سے حاصل کی۔ قیام جامعہ کے دوران مسلک احناف کا خوب دفاع فرماتے اور احناف پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات دیتے۔ اس لئے آپ وہاں وکیل احناف کے نام سے مشہور تھے۔ آپ مدظلہ نے مسجد نبوی ﷺ میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فراغت کے بعد ۱۴۰۷ھ میں آپ کو جامعہ کی طرف سے دارالعلوم کراچی میں بطور استاد متعین کیا گیا، بعد میں آپ مدظلہ نے جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی اور منبع العلوم میران شاہ میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں اور بالآخر اپنی مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں آنے دیرینہ رفیق شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر شوال ۱۴۱۷ھ میں تشریف لائے اور کتب حدیث پڑھانے میں بفضل اللہ اب تک مصروف ہیں۔ آپ نے تحفہ عقیدہ ختم نبوت میں بھی مجاہدانہ کردار ادا کیا اور ۱۹۷۷ء میں دو ماہ تک سنت یوسفی پر عمل کرتے ہوئے پابند سلاسل رہے۔

حضرت شیخ مدظلہ کو اکابر و مشائخ سے اجازت حدیث اور اعزازی سند حاصل ہیں اور اب بھی اگر پتہ چلے کہ فلاں جگہ شیخ الحدیث ہیں اور ان کی سند عالی ہے تو باوجود ضعف و نقاہت کے سینکڑوں میل سفر کی صعوبت برداشت کر کے تشریف لے جاتے ہیں اور سند الاجازۃ حاصل فرماتے ہیں۔ ویسے ہی آپ کے چند مشائخ جنہوں نے اعزازی سند سے نوازا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں :

شیخ عبدالکریم کردی صدر المدرسین مدرسہ قادریہ بغداد، شیخ محمود تذریطرازی مدنی مدرس مسجد نبوی علی صاحب تحفہ و سلام، حضرت مولانا عبدالرحمن کاملپوری، علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا رسول خان ہزاروی، مفتی محمد شفیع، مفتی محمود، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا عزیز گل، مولانا نافع گل،

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد علی جالندھری، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورخشتی، مولانا غلام غوث ہزاروی، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالغنی، مولانا سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ تعالیٰ مولانا شریف اللہ مدظلہ اور مولانا عبدالحمیم چشتی مدظلہ۔

تصنیف و تالیف :

درس و تدریس، دعوت و تبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ کے میادین میں خدمت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف سے بھی رشتہ جوڑے رکھا اور کئی اہم کتابیں تصنیف فرمائیں جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گی ان شاء اللہ۔

۱۔ تفسیر سورہ کہف :

حضرت شیخ مدظلہ جب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی) میں علمی پیاس بجھا رہے تھے تو ایم۔ اے سال آخر میں مقالہ کے لئے سورہ کہف کو منتخب فرمایا اور اس کی تفسیر اپنے مخصوص، نئے اور اچھوتے انداز میں کی۔ کہف کے کہتے ہیں؟ واقعہ اصحاب کہف، یہ غار کہاں واقع ہے؟ واقعہ ذوالقرنین اور اس سے حاصل ہونے والی سبق و نصیحت، واقعہ موسیٰ و خضر علیہما السلام، حیاتِ حضرت اور وفاتِ حضرت کے قائلین کے دلائل، دجال کون؟ کب؟ اور کہاں؟ دجالی فتنہ سے بچاؤ کے اسباب اور اسی طرح بیسیوں عنوانات قائم کر کے ایک تحقیقی، علمی اور تفسیری مقالہ شائع فرمایا ہے جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ کئی مرتبہ کتابی شکل میں شائع ہوا۔ کتاب چونکہ عربی میں ہے اور استفادہ کا حلقہ صرف عربی دان ہے ضرورت ہے کہ اردو، انگریزی، پشتو اور فارسی میں بھی ترجمہ ہوتا کہ حلقہ استفادہ پھیل جائے۔

۲۔ تفسیر حسن بصری :

امام حسن بصری سید التابعین کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ماں اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ آپ انہیں کے گھر پیدا ہوئے اور اُم المؤمنین کے گھر اور گود میں آپ کی پرورش اور تربیت ہوئی۔ آپ بہت بڑے عالم، عابد اور زاہد تھے۔ آپ کی تفسیر بالماثور اولین تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ تفسیر ابن عباس، تفسیر مجاہد، تفسیر عکرمہ اور حسن بصری کی تفسیر یہ تمام دیگر تفاسیر کے لئے مرجع ہے۔

تاتاری جنگوں میں یہ تفسیر مفقود ہو گئی تھی۔ عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ شعبہ دراساتِ علینے اس تفسیر کو معتمد و مستند تفاسیر سے دوبارہ جمع کرنے کے لئے دراساتِ علینا کے دو بڑے معتمد علماء کو یہ گرامر قدر کام حوالہ کیا جس کے پہلے چودہ پارے مدینہ منورہ کے جلیل القدر عالم ڈاکٹر عمر یوسف کمال مدنی کو اور آخری سولہ پارے امام الجہادین شیخ الحدیث والتفسیر مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم کو حوالہ کئے گئے۔ دونوں حضرات نے چار سال کی طویل مدت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عظیم خدمت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ حدیث

اور سیرت و تاریخ کے لاکھوں صفحات سے حضرت حسن بصریؒ کے تفسیری اقوال کو جمع فرمایا اور پھر رجال، اسناد، روایت کی توثیق، اختلافی مسائل میں ترجیح راجح، فن تفسیر میں حسن بصری کا منہج، مفسرین میں آپ کا مقام، محدثین میں انکی روایات کا درجہ، صحابہ کرامؓ کی صحبت میں بیخ سالہ قیام، مواظہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام مکاتیب، اور انکے لئے پیشار علمی، دینی تبلیغی کارہائے نمایاں، تفسیری فوائد و عجائب کا خزینہ و گنجینہ ہے جو کئی مرتبہ پانچ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے

۳۔ زبدۃ القرآن :

جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ نے ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ سے ترجمہ و تفسیر پڑھا، دورانِ درس آپ اپنی شیخ کے امالی، افادات، قرآنی علوم و معارف اور علمی نکات کو لکھتے رہے۔ حضرت لاہوری کی تفسیر کا محور تفسیر بالا اعتبار و التاویل ہے جو قرآن مجید کا لب لباب ہے۔ حضرت لاہوری کا طرز تفسیر اپنے استاد و مربی امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کا ہوتا اور انہی کے طرز پر ترجمہ و تفسیر پڑھاتے۔

حضرت شیخ مدظلہ نے بعض مخلص احباب کی ترغیب و تشویق اور اصرار پر ۴۶ سال بعد ۱۴۲۳ھ میں اسے القاسم اکیڈمی سے افادہ عام کے لئے شائع فرمائی۔

۴۔ زاد السننی شرح سنن الترمذی :

زاد السننی جامع السنن للترمذی کی عربی شرح ہے جو قاعدت حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے درسی افادات پر مشتمل ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے درسِ ترمذی کے دوران خود اپنے قلم سے ترمذی پر حواشی، مختصر نوٹ، توضیحی تشریحی اور مختصر مگر جامع شرح لکھی۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ آپ سر بیت اللہ کو جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ آپ کے لائق فرزند، فاضلِ حقانیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب (امیر جمعیت علماء اسلام) نے اپنے عظیم والد کی عظیم علمی شرح کی ترتیب و تحقیق اور مراجعت و اشاعت کے سلسلے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سعید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ سے رابطہ کیا تو حضرت شیخ نے اپنی ہمہ تن توجہ مبذول فرمائی اور ترتیب و تدوین، تحقیق و تخریج کے بعد زبور طباعت سے آراستہ فرمائی۔

۵۔ مکانة اللہ فی الإسلام :

حضرت شیخ مدظلہ کتاب کے سہ سبب تالیف میں تحریر فرماتے ہیں : مسجد اقصیٰ کے سفر شوال ۱۳۸۶ھ کے دوران جب میں القدس مبارک کے ایک بازار میں جا رہا تھا کہ مجھے ایک مسلمان لوجوان نے آواز دی اے سکھ! تو میں خاموش رہا، گویا کہ میں نے اس کی آواز سنی ہی نہیں اور یہ کوئی پہلا واقعہ نہ تھا، بیت المقدس کی سرزمین پر میرے کانوں میں ایسی باتیں پڑ گئیں اور اس سے سخت حسرت کی باتیں میں نے بغداد اور عمان شہر کے راستوں میں سنی تھیں، اسی دوران اس مقدس

نوجوان نے پھر گرجدار آواز میں کہا تو میں حیران ہو گیا، اور کھڑا ہو گیا۔ ایک قدم آگے لیتا اور دوسرا قدم پیچھے کرتا اور متردد ہوا کہ اس سے بات کر لوں یا چشم پوشی اور اعراض کر لوں۔ اس لئے کہ اجنبی اور مسافر کو یہ زیب دیتا ہے کہ جھگڑوں اور مباحثوں سے دور رہے، تو تیسری مرتبہ اس نے پھر تیز آواز سے کہا، اے سکھ! ایک قدم آگے کیا تو ضمیر نے فتویٰ دیا کہ جب دینی شعائر کی توہین ہو، تو خاموش نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس وقت خاموش رہنا کسی گونگے شیطان کی علامت ہے..... تو اس سفر میں میں نے ارادہ کر لیا کہ ایک کتاب ”مسکات اللہ فی الإسلام“ (اسلام میں ڈاڑھی کا مقام) کے عنوان سے لکھوں گا۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ کتاب عربی زبان میں ہے اردو دان اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے اردو میں ترجمہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ احقر نے ترجمہ کے بارے میں اپنے شفیق و مہربان استاد حضرت مولانا عبد القیوم حقانی دامت برکاتہم سے عرض کیا تو آپ نے حضرت شیخ مدظلہ کے نام مکتوب گرامی تحریر فرمائی اور ترجمہ کی اجازت طلب کی گئی۔ حضرت شیخ مدظلہ نے تحریر اجازت ترجمہ و اشاعت مرحمت فرمائی۔ احقر نے اپنے محسن استاد حضرت حقانی صاحب مدظلہ کی نگرانی اور سرپرستی میں اردو ترجمہ کیا جسے حضرت شیخ مدظلہ نے دوبار اور حضرت حقانی صاحب مدظلہ نے ایک مرتبہ بظہر غائر اصلاح اور نظر ثانی فرمائی۔ ترجمہ پر حضرت شیخ مدظلہ اور حضرت حقانی صاحب مدظلہ نے وقع تقاریر بھی تحریر فرمائے۔ حضرت شیخ مدظلہ تحریر فرماتے ہیں :

”بندہ نے ”اسلام میں ڈاڑھی کا مقام“ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ موصوف نے پوری امانت و دیانت سے عام فہم سلیس اردو میں ترجمہ کرنے سے اس اہم موضوع سے استفادہ کے دائرہ کو وسیع تر کر دیا ہے۔“

۶۔ ماقال استاذی علی اصول الشاشی : جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ ایک کامیاب مدرس اور شفیق اتالیق ہیں۔ آپ کا ہر درس سینکڑوں طلباء قلم و قراطاس سے محفوظ کرتے ہیں۔ ”ماقال استاذی علی اصول الشاشی“ آپ مدظلہ کی اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول الشاشی کی تقریر ہے، جسے حضرت شیخ کے شاگرد مولانا محمد یعقوب خان نے مرتب کی ہے، اور طلباء و علماء کے افادہ کے لئے شائع کی ہے۔

۷۔ تقریر ہدایۃ الحق :

ہدایۃ الحق علم فحوی مشہور کتاب ہے۔ درس نظامی میں شامل نصاب اور درجہ ثانیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ چند سال قبل اصول الشاشی کی طرح ہدایۃ الحق بھی حضرت شیخ مدظلہ کے زیرِ درس رہی۔ حضرت مولانا عرفان الحق حقانی صاحب مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے انہی درس کو کیسٹوں میں ریکارڈ کروایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا امین الحق کسٹوئی (مصنف عجائب قرآن) کے صاحبزادے مولانا ظاہر شاہ حقانی نے اسے حضرت شیخ کی اجازت سے کیسٹوں سے نقل کیا ہے اور اب کیونکہ کے محل سے منظرِ عام پر آئے ہیں۔ ان کے ساتھ حضرت شیخ مدظلہ کے اور کتابوں کی درسی تقاریر

بھی زیور طہا عت سے آراستہ و پیراستہ ہوں۔

۸۔ ختم نبوت پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی مایہ ناز تقریر :

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور ختم نبوت کے موضوع پر شاندار خطاب فرمایا تھا، جسے حضرت شیخ مدظلہ نے قلم بند کر کے شائع فرمایا۔ بعد ازاں یہی تقریر ”خطبات امیر شریعت“ مرتبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی میں بھی اور گنجینہ علم و عرفان میں بھی شائع ہوئی۔

۹۔ گنجینہ علم و عرفان :

گنجینہ علم و عرفان حضرت شیخ مدظلہ کے انقلابی اور مؤثر خطبات (جو آپ نے مختلف مواقع پر جامعہ ابو ہریرہ میں فرمائے ہیں) علمی، تاریخی اور تحقیقی مقالات، مختلف موضوعات پر جامع مضامین، مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے نام و قیام مکاتیب ادبیات اور منظومات اور دلچسپ سفر ناموں کا بہترین مجموعہ ہے، جسے حضرت حقانی صاحب مدظلہ کے لائق فرزند حافظ محمد طیب حقانی (ناظم دفتر جامعہ ابو ہریرہ و فاضل جامعہ دارالعلوم حقانیہ) نے ترتیب دی ہے۔ علماء طلباء خطباء عامۃ المسلمین، ارباب علم و قلم اور مطالعاتی ذوق رکھنے والے احباب کے لئے ایک نادر علمی سوغات ہے۔

۱۰۔ خطبات و بیانات جمعہ :

حضرت شیخ مدظلہ کا وعظ و تقریر اپنی مثال آپ ہے۔ آپ دور دراز دینی اجتماعات میں لوگوں کی دعوت پر تشریف لے جاتے ہیں اور قرآن و سنت اور اسلاف امت کے کارناموں کی روشنی میں بیان فرماتے ہیں۔ سارا مجمع شاعر کے اس شعر کا مصداق ہوتا ہے ۔

دیکھئے تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

آپ کئی سالوں سے جامع مسجد فاطمہ اکوڑہ خٹک میں جمعہ سے قبل خطاب فرماتے ہیں، جسے سننے کے لئے دور دراز سے عوام الناس علماء اور طلباء تشریف لاتے ہیں۔ انہی بیانات و موعظہ جمعہ کو حضرت شیخ مدظلہ کے تلمیذ رشید مولانا محمد راشد حقانی نورانی نے جمع کرنا شروع کیا ہے۔ یہ کتاب بھی کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے، جو کئی جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ مدظلہ کا سایہ ہم فقیر طالب علموں پر تادیر قائم رکھے اور آپ کا فیض مزید چار دہائیوں تک عالم میں پھیلے۔ (۲ من)

یقیناً دارالعلوم حقانیہ اپنے اس عظیم علمی اور روحانی فرزند پر رہتی دنیا تک فخر کرتی رہے گی۔